۱۳۔ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مولد: چشت

تاریخ وفات: عندالاکثر ۳/رجب ۴۵۹ھ یا یکم جمادی الاولی ۴۰۰ھ

مدفن: چشت

حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ اور ان کے پیر و مرشد خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ جن کو اللہ تعالیٰ منتخب فرماتے ہیں، تو بچپن ہی سے ان کے لئے انتظام ہوتا ہے۔ جیسے ابھی پرسوں بتایا کہ قطب الدین بختیار کاکی تختی لے کر پہنچے، خواجہ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ پوچھتے ہیں کہ کیا لکھوں تختی پر؟ تو فرمایا کہ سُبْحَانَ الَّذِی اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ کہ میں نے ماں سے سن کر پندرہ پارے یاد کر لئے ہیں۔ تو ماں کتنا قرآن پڑھتی ہوں گی کہ بچپن میں ماں کے پاس کھیلتے ہوئے جو کان میں پڑتا رہا، وہ یاد ہوتا چلا گیا۔

بچہ کی امامت

ایک دفعہ ایک جماعت آئی، تو وہ کہنے لگی کہ ایک حدیث کی تلاش ہے وہ بخاری شریف میں کس جگہ ہے کہ وہ ایک صحابی تھے، وہ ان کا قبیلہ، ان کا خاندان مشرک تھا اور ان کا قبیلہ آباد تھا لبِ سڑک، جہاں سے قافلے گزرا کرتے تھے۔ تو جب وہ قبیلہ اسلام لایا ہے تو ایک بچہ کو امام بنا دیا گیا۔ کیوں؟ کہ سارا قبیلہ، سارے قبیلہ نے اسلام قبول کیا، چھوٹے، بڑے سب اسلام میں داخل ہوئے، تو بچہ کی عمر آٹھ، دس سال کی ہے، اور نماز تلقین کی گئی تو نماز میں امام اس بچہ کو بنایا۔ کیوں؟

کہتے ہیں کہ جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس راستہ سے گزرا کرتے تھے، تو ان

سے یہ پارۂ عم کی سورتیں، ان سے سن سن کر ان کو غیر مسلم ہونے کی حالت میں یاد ہوگئی تھیں۔ اس بچہ کے سوا اور کوئی ان کے پاس قرآن شریف پڑھنے والا نہیں تھا اور اتنا قرآن یاد نہیں تھا کسی کو کہ جس سے وہ امامت کر سکے، تو بچہ کو امام بنایا۔

وہ خود فرماتے ہیں امام صاحب اپنے متعلق، حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے امام بنایا، تو میں تو ننگا، تھوڑا سا اوپر کا جسم ڈھکا ہوا ہے، باقی سارا بدن ننگ دھڑنگ، تو بعضوں نے شکایت کی کہ ارے، امام صاحب کے لئے کوئی انتظام تو کرو! تو فرماتے ہیں کہ پھر ان کو کہیں سے ایک کرتہ لا کر دیا گیا، تو وہ فرماتے ہیں کہ مجھے زندگی میں سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوئی تھی جب وہ کرتہ میں نے پہنا ہے کہ ساری زندگی ننگے پھرتے رہے، آج اللہ نے کرتہ دیا۔

عمرو بن سلمہ کی طرح خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے اپنی ماں سے جو قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتی تھیں، سن کر پندرہ پارے یاد کر لئے تھے اور باقی پندرہ پارے صرف چار دن میں انہوں نے حفظ کر لئے۔

جس طرح اس پر تعجب ہے کہ باقی سارے پندرہ پارے چار دن میں انہوں نے کیسے یاد کر لئے ہوں گے، تو یہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا کہ وہ علوم سے فارغ ہوگئے، مگر افسوس رہا کہ مجھے بچپن میں پہلے حفظ شروع نہیں کرایا گیا اور بڑی عمر میں تھوڑا مشکل ہوتا ہے، اگرچہ پھر بھی اگر انسان لگا رہے، حافظ ہو جاتا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں کڑھتا رہا دل میں، کڑھتا رہا، بہت پریشان۔ تو ایسی کڑھن کی حالت میں اور پریشانی کی حالت میں، تنہا میں ایک جگہ اکیلا بیٹھا ہوا ہوں، تو دیکھا کہ سامنے ہمارے پیر و مرشد جو مرحوم ہو چکے تھے، خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، وہ سامنے نمودار ہوئے، تشریف لائے، پوچھا کہ اچھا، آپ اس پر پریشان ہیں؟

مرحومین سوتے ہوؤں کو جگاتے ہیں

اس طرح ارواح کے آنے کی اوران کی امداد کے اوران کے ملاقات کے بہت کثرت سے واقعات ہیں ۔ابھی اس سفر میں ہم لوگ وہاں پرتگال(Portugal) میں تھے، تو ایک الارم(Alarm) رکھ کرسوئے۔مگر کسی وجہ سے الارم نہیں بجا، یا کیا ہوا، چند منٹ جب سحر کے ختم میں رہ گئے، پندرہ بیس منٹ تقریباً باقی تھے،تو میں نے اہلیہ کو آواز دی۔میں نے کہا کہ ہم تو آج سوئے رہ گئے ۔تو جلدی سے انہوں نے کچھ انتظام کیا اور فارغ ہوئے۔

اس کے بعد پھر میں نے سنایا کہ پتہ ہے، میں کیسے جاگا ہوں؟ میں نے ان سے کہا کہ یہاں جو صدیوں پہلے،صدیوں اسلام رہا ہے اور یہاں مسلمانوں کی بستیاں ہر جگہ تھیں،تو کوئی جگہ،کوئی چپہ یہاں کا ایسا نہیں ہے کہ جہاں مسلمانوں کے قدم نہ پڑے ہوں، ان کی آبادی نہ رہی ہو،تو میں نے کہا کہ ہماری یہاں آمد سے اور یہاں رہنے سے اور جو کچھ اللہ کا نام لیا جاتا ہے،تو اس سے یہاں کی ارواح اتنی خوش ہیں کہ آج ہم سوئے رہ گئے،تو میں خواب دیکھ رہا تھا۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سڑک پر کھڑا ہوا ہوں،تو ایک خاتون آئی اور خاتون بھی جس طرح یہ موسکو(Moscow) اور یہ یوگوسلاویا(Yugoslavia) کے اطراف میں ایک خاص لباس عورتیں پہنتی ہیں کہ صرف چہرہ کھلا ہوتا ہے اور پورا سر وغیرہ وہ اچھی طرح ڈھکا ہوا ہوتا ہے، اس طرح کی خاتون کھڑی ہوئی ہے اور گھر کی طرف اشارہ کر کے زور سے چلّا کر کہتی ہیں کہ دیکھو! یہ اٹھتے بھی نہیں ہیں،سوئے رہتے ہیں، نہ نماز پڑھتے ہیں اٹھ کر کے، نہ اللہ کو یاد کرتے ہیں۔اس نے یہ کہا اور میری فوراً اسی وقت آنکھ کھلی اس کی ڈانٹ پر۔جلدی سے میں نے اہلیہ کو جگایا۔بہت کثرت سے ایسے واقعات ہیں۔

ایک سو دفعہ الحمد شریف کی برکت

خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پریشان رہتا تھا، میں نے حفظ نہیں کیا

اوراب مشکل ہے، ہونہیں رہا۔تو کہتے ہیں کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے جومرحوم ہو چکے تھے ہمارے پیرومرشد خواجہ ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، وہ سامنے کھڑے ہیں۔فرماتے ہیں کہ اچھا تم پریشان ہو کہ تم حفظ نہیں کر سکے؟ ایسا کرو کہ ایک سو دفعہ الحمد شریف پڑھ لو۔فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میری آنکھ کھلی ،میں نے جھٹ سے پڑھنا شروع کیا،سوویں دفعہ کی الحمد شریف کی **ولا الضالین، آمین** ختم ہوئی اور پورا قرآن حفظ و مستحضر ہو گیا۔کتنی بڑی کرامت!

مجمع البحرین

جولوگ تصوف کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں ویسے ہی گھڑ لئے ہیں اور جب ہم بتاتے ہیں کہ یہ علوم ِظاہرہ اورعلوم ِباطنہ کے جامع تھے،ان کی فلاں،فلاں،فلاں کتابیں ہیں اور اللہ کے فضل سے ساری نہ سہی،تو کسی کی ایک،ایک دو، دوتین نمونہ کے طور پر اللہ تعالی نے کہیں نہ کہیں اس کو باقی رکھا ہے،نمونہ کے طور پر مل جاتی ہیں،تو میں نے ان سے کہا کہ یہ من گھڑت واقعات نہیں ہیں، یہ بڑے بڑے علماء تھے،مشائخ تھے،علوم ِظاہرہ اور باطنہ کے سمندر تھے۔

یہ جوخواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مصنف، بہت بڑے عالم اور اب اسی کرامت کے نتیجہ میں وہ حافظ ہو گئے ۔تو اب ان کا دورہ ہوتا تھا، ہر جگہ لوگوں کی ارشاد اور تلقین کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے،تو عرصہ تک انہوں نے نکاح نہیں کیا۔

ایک جگہ پہنچے،تو جو استفادہ کرنے والے تو سینکڑوں،مگر جو خاص میز بان تھے،تو میز بان کی بیٹی نے خواب دیکھا۔اس نے یہ خواب دیکھا کہ چاند اتر رہا ہے اور چاند ان کی گود میں آ گیا۔

معبر سے تعبیر پوچھی گئی، انہوں نے کہا کہ بھئی، یہ جو آج آپ کے یہاں جن کا قیام رہا، وہ مہمان ہیں چاند اور آپ کی گود میں آنا، یہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خواب کی طرح، نکاح اس کی تعبیر ہے۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی جاتی ہیں۔ جب خلوت ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حسین چہرے پر، بہت حسین تھیں، ایک نشان ہے۔ پوچھا کہ یہ کیا؟ کوئی چوٹ لگی ہوئی ہے؟ فرمایا ہاں، ابھی آپ کی خیبر میں تشریف آوری سے پہلے ہی، اتنے دن پہلے میں نے خواب سنایا میرے ابا کو کہ آج میں نے خواب دیکھا کہ چاند اتر کر میری گود میں آ گیا۔

کہتے ہیں اٹھا کر زور سے تھپڑ اور طمانچہ مارا میرے منہ پر اور اس نے کہا کہ عربوں کے نبی کو تم اپنی گود میں لینے کی تمنا رکھتی ہو اور ان کی گود میں بیٹھنا چاہتی ہو؟

وہ سمجھ گیا اس کی تعبیر کہ اس وقت روئے زمین پر چاند سوائے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوسکتا ہے؟ تو اس کی تعبیر بھی صحیح نکلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا، یہ قید ہو کر جو قیدی لائے گئے، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اور ایک صحابی نے مانگ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام نے عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی سے فرمایا کہ ان کے بدلہ میں اور آپ جو چاہیں قیدیوں میں سے، جن کو باندی کے طور پر آپ رکھنا چاہیں، ان کو لے لیجئے۔ اس طرح حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں پہنچیں۔ وہ خواب چاند والا پورا ہوا۔

اس واقعہ میں بھی اسی طرح یہ خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی عزلت ٹوٹی۔ اللہ تعالی نے اس طرح نکاح کا انتظام فرمایا۔ اللہ تعالی ان بزرگوں کا ہمیں اتباع نصیب فرمائے، ان کے قدر کی توفیق عطا فرمائے، ظاہری علوم سے بھی ہمیں محبت دے، باطنی علم کی طرف بھی ہمیں رغبت دے۔ جس طرح انہوں نے مجاہدے کئے، مجاہدے تو نہیں کر سکتے، مگر اس کی تمنا، طلب، دعا ضرور کرنی چاہئے۔